سوال

(11) طواف وسعی کے ہر چکر کے لئے الگ الگ دعا کا اہتمام کرنا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

11 طواف وسعی کے ہر چکر کے لئے الگ الگ دعا کا اہتمام کرلینا کیسا ہے ؟ نیز مطوف کے پیچھے بلند آواز سے دعاؤں کا پڑھنا کیسا ہے جس میں مرد عورتیں دونوں شامل ہوتے ہیں جبکہ اس آواز کی وجہ سے طواف کرنے والوں اور نمازیوں کو تشویش ہوتی ہے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

سوال کی پہلی شق کا جواب یہ ہے کہ ہر چکر کے لیے کوئی خاص دعا نہیں ہے بلکہ ہر ہر چکر کے لیے الگ الگ دعا متعین کرلینا بدعت ہے کیونکہ آپ ﷺ سے یہ ثابت نہیں ہے۔ زیادہ سے زیادہ جو آپ ﷺ سے ثابت ہے وہ صرف اتنا کہ آپ حجرِ اسود کو چھوتے وقت اللہ اکبر کہتے اور رکن یمانی اور حجرِ اسود کے درمیان :

رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنيا حَسَنَةً وَفِي الآخِرةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ([1])

کہتے۔ رہا چکر کا باقی حصہ تو وہ مطلق ذکر واذکار، تلاوت قرآن اور دعا کا مقام ہے اس میں کسی چکر کے لیے کوئی تخصیص نہیں ہے۔

سوال کی دوسری شق کا جواب : جہاں تک کسی شخص کے پیچھے یا دائیں بائیں چند افراد کے اجتماعی دعا پڑھنے کا تعلق ہے تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے عمل سے اس کا ثبوت نہیں ملتا۔ رہا بلند آواز سے دعا وغیرہ پڑھنا تو اگر اس سے طواف کرنے والوں کو تشویش وپریشانی ہو تو یہ ممنوع ہے کیونکہ اللہ کے رسول ﷺ نے اپنے صحابہ سے جب سنا کہ مسجد میں نماز کے اندر بلند آواز سے نماز پڑھ رہے ہیں تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ :

"لاَيَجْهَرْ بَعْضُكُمْ عَلَى بَعْضٍ فِي الْقُرْآنِ"

ترجمہ : ایک دوسرے پر قرآن پڑھتے ہوئے آوازیں نہ بلند کرو۔ ([2])

یہی کچھ میں ان طواف کرنے والوں سے بھی کہتا ہوں کہ اپنی آوازیں بلند کرکے لوگوں کو پریشان نہ کرو بلکہ ہر شخص جو دعا پسند کرے اپنے طور پر مانگے۔

اگر مطوفین حضرات لوگوں کو یہ بتلائیں اور اس پر نظر رکھیں تو ان کے لیے زیادہ مفید اور بہتر ہوگا کہ لوگو! طواف میں حجرِ اسود کے پاس تکبیر کہو بین الرکنین (رَبَّنَا آتِنَا۔۔۔) آخر تک کہو اور طواف کے باقی حصے میں جو دعا چاہو کرو یا قرآت اور ذکر الٰہی میں مشغول رہو۔

کیونکہ ہر انسان جس چیز کا محتاج ہوگا اپنے رب سے مانگے گا اور جو کچھ مانگے گا سمجھ کر مانگے گا بخلاف اس کے آجکل جو دعائیں مطوفین پڑھاتے ہیں ان کے پیچھے پیچھے پڑھنے والا اسے سمجھتا ہی نہیں۔ اگر ان دعاوں کے پڑھنے والوں سے آپ پوچھیں کہ وہ کیا کہہ رہے ہیں یا اس کا کیا معنی ہے تو عام لوگ کچھ بھی نہ بتا سکیں گے۔ اس لیے ایسی دعائیں کرنا جس کا معنی و مفہوم سمجھ رہے ہوں لوگوں کے لیے زیادہ بہتر اور مفید ہے۔

)ابوداود: 1892 المناسک باب الدعا فی الطواف۔[1](

)احمد 2 ص 129۔[2](

[فتاوی مکیہ]()

صفحہ 10

محدث فتویٰ